



سوال

(418) باپ کا بیٹے پر خرچ کا زیادہ بوجھ ڈالنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے والد صاحب مجھ سے ہر وقت مال کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں اور مطالبات کی کثرت سے مجھے تنگ کرتے ہیں حالانکہ میں بھی صاحب عیال ہوں میری بھی کچھ ضروریات ہیں تو مجھ پر کس حد تک واجب ہے کہ میں اپنے والد کو رقم دوں نیز اس حدیث کا کیا معنی ہے "آپ اور آپ کا مال بھی آپ کے والد کا ہے؟"

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس مال بھی ہے اور اولاد بھی اور میرا والد میرا مال لینا چاہتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أنت ووالک لایک

"تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے۔ (صحیح، صحیح ابن ماجہ، ابن ماجہ 2291۔ کتاب التمرات باب مال الرجل من مال ولده ارواء الغلل 838 صحیح الجامع الصغیر 1487)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کوئی بھی شخص اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے کھا سکتا ہے اور بیٹا اپنے والد کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر نہیں کھا سکتا۔

اور سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی کہنا ہے کہ:

والد اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے کھا سکتا ہے مگر بیٹا اپنے والد کے مال سے اس کی رضامندی کے بغیر نہیں کھا سکتا۔

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ:

عطاء رحمۃ اللہ علیہ اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے کہ کوئی شخص اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے بغیر ضرورت لے لے۔

امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ:



والد کے لیے جائز ہے کہ وہ بیٹے کے مال سے جو چاہے لے اور اسے اپنی ملکیت بنالے خواہ اسے اس کی ضرورت ہو یا نہ خواہ بیٹا چھوٹا ہو یا بڑا البتہ باپ اپنے بیٹے کا مال شرطوں کے ساتھ لے سکتا ہے۔

1- وہ بیٹے کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دے اور نہ ہی وہ چیز لے جو بیٹے کی ضرورت ہو۔

2- وہ ایک بیٹے سے مال لے کر دوسرے بیٹے کو نہ دے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر نص بیان کی ہے۔ یہ حکم اس لیے ہے کہ اولاد میں سے بعض کو خاص کر لینا کچھ کو دینا اور کچھ کو نہ دینا صحیح نہیں اور اس طرح کسی ایک بیٹے کا مال لے کر دوسرے کو دینا بالاولیٰ ممنوع ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ والد کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنی ضرورت سے زیادہ بیٹے کا مال لے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"فان جاءكم فمواظموا وَاغْرَا ضَعْفُ ضَعْفِ خَرَامٍ فَخَرَامٌ يَوْمَئِذٍ لَا تُجْرَمُ فِي شَرِّكُمْ يَوْمَئِذٍ لَا تَكْفُرُونَ"

"تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر ایسے حرام ہیں جسے آج کے دن کی حرمت اس میں اور اس شہر میں ہے۔" (مسلم 1218- کتاب الحج باب حجة النبی)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

"وَأَنْ يَخْلُ مَا لِمَنْ لَمْ يَسْلَمْ إِلَّا بِطَيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ"

"کسی بھی مسلمان کا مال اس کی رضامندی کے بغیر حلال نہیں۔" (صحیح ارواء الغلیل 1459)

لیکن ہماری دلیل وہ ہے جو ابتداء میں ذکر کر دی گئی ہے اور ہمارے علم میں مطابق وہی قول راجح ہے۔ شیخ محمد ابراہیم آل شیخ کے فتاویٰ میں ہے کہ:

والد کے لیے اپنے بیٹے کا مال لینا جائز ہے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے" اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

"تمہارا سب سے بچا کھانا وہ ہے جو تمہاری کمائی کا ہو اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہے۔" ماہم یہ یاد رہے کہ والد بیٹے کا مال پانچ شرطوں کے ساتھ لے سکتا ہے۔

1- وہ چیز لے جو بیٹے کو تکلیف نہ دے اور جس کی اسے ضرورت نہ ہو۔

2- ایک بیٹے سے لے کر کسی اور بیٹے کو نہ دے۔

3- یہ کام دونوں میں سے کسی ایک کی بھی مرض الموت میں نہ ہو۔

4- والد کافر اور بیٹا مسلمان نہ ہو یعنی ان کے دین مختلف نہ ہوں۔

5- وہ چیز بعینہ موجود ہو۔

ہمارے فقہاء کی کلام یہی ہے اور فتویٰ اسی پر ہے۔ (دیکھیں فتاویٰ و رسائل شیخ محمد ابن ابراہیم آل شیخ (ص 200) (شیخ محمد المنجد) صد ما عندی واللہ اعلم بالصواب)



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 504

محدث فتویٰ